عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

— پندرہ روزہ —

16 دسمبر تا 31 دسمبر

2022

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

پندرہ روزہ

A fortnightly e-Mag for lifelong learning & holistic development 16دسمبر تا 31 دسمبر 2022 جمادی الاول1444ھ

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارف کتاب
- تاریخ

القرآن

"فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا"۔

سورة الشمس۔(9)

الحدیث

"فضول باتوں کو چھوڑ دینا، آدمی کے اسلام کی اچھائی کی دلیل ہے"۔

(ترمذی 2334)

موسمِ سرما کی چھٹیوں میں والدین کیا کریں؟

موسم سرما میں بچے اپنی تعطیلات شروع ہونے سے پہلے بہت سارے منصوبے بناتے ہیں، اور پھر کسی نہ کسی طرح، وہ بور ہو جاتے ہیں، اور انہیں مصروف رکھنے کی ذمہ داری آپ پرآتی ہے۔

چھٹیوں میں بچوں کو مصروف رکھنے کے طریقے

یہ طریقےآپ کے بچوں کو موسم سرما کی چھٹیوں میں مصروف رکھنے کے بہترین مواقع ہیں۔ خاص طور پر چھوٹے بچوں کے والدین ان چھٹیوں کے ذریعے بچوں کو ایسی سرگرمیوں میں مصروف کر سکتے ہیں جو کہ ان کی آئندہ زندگی میں بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

دن بھر کا ایک ٹائم ٹیبل بنائیں

عام طور پر چھٹیوں کا مطلب ساری روٹین کو ختم کرنے سے لیا جاتا ہے- بچے دیر تک سوتے رہتے ہیں اور اس کے بعد جب جاگتے ہیں تو ان کے پاس کسی بھی تعمیری کام کا وقت نہیں ہوتا اور وہ اپنا سارا وقت ٹی وی اور موبائل کے ساتھ گزارتے ہیں- مگر موسم سرما کی بے مقصد تعطیلات کو ایک مکمل روٹین بنا کر موسم سرما کی بامقصد تعطیلات میں بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے جس میں آپ بچے کو ایک ایسا ٹائم ٹیبل بنا کر دیں جس کو بچے کی موسم سرما کی چھٹیوں اور دلچسپیوں کے مطابق شیڈول کریں۔

بچوں کو ٹاسک دیں

بچوں کو مختلف تعمیری سرگرمیوں میں مصروف رکھنے کے لیے ان کو مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے ٹاسک دیں- جیسے کہ کسی جگہ کی صفائی ، یا پھر کسی ٹوٹے ہوئے کھلونے کی مرمت وغیرہ جیسے ٹاسک بچوں کو دیں اور پھر شام میں ان سے رپورٹ لیں- اس طرح سے بچے اپنا فارغ وقت کسی تعمیری سرگرمی میں گزار سکیں گے۔

ہر روز ایک نیک کام کرنے کا کھیں

بچوں کو فلاحی کاموں کی جانب راغب کرنے کے لیے اس سے بہتر موقع کوئی نہیں ہو سکتا- اپنے بچوں میں دوسروں کی مدد کا جذبہ پیدا کریں اور ان سے کہیں کہ وہ موسم سرما کی چھٹیوں کے دنوں میں اس طرح کی کوئی نہ کوئی نیکی روزانہ کی بنیاد پر کریں اور اس کو تحریر کریں- اس طرح سے ایک جانب تو بچے میں نیکی کا جذبہ پیدا ہوگا دوسرا اس کی تحریری صلاحیت میں بھی اضافہ ہوگا۔

سردیوں کے روایتی کھانے بنائیں

موسمِ سرما کے روایتی کھانوں، سوپ اور خشک میووں کا گھر میں بار بار ذکر کریں کہ سردیوں کے کینو' مالٹے اور لحاف میں گھس کر مونگ پھلیاں کھانا یاد آتا ہے ، اس سے بچوں میں بھی ان چیزوں کو کھانے کی رغبت بڑھے گی۔

بچوں کو ساتھ ملا کر کچن میں مختلف روایتی کھانے ،پراٹھے یا سوپ تیار کریں۔ گھر کے بنے ہوئے چکن کارن سوپ ' ہاٹ اینڈ سوَر سوپ (hot and sour)انجوائے کریں۔ اُبلے ہوئے انڈے،ڈبل زردی کے انڈے، یخنی' سبزیوں کا سوپ ' کافی 'چائے' کشمیری چائے' سبز قہوہ' گرم دودھ' اوولیٹن کے ساتھ بچے بہت شوق سے لیتے ہیں۔ سری پائے' نہاری بھی کبھی کبھار شامل کریں۔ سرسوں کا ساگ دیسی گھی اور مکئی کی روٹی بڑی پسند کی جاتی ہے۔

کہانی کی کتابیں لا کر دیں

موسم سرما کی چھٹیوں سے قبل ہی اس بات کا اہتمام کریں کہ بچوں کے لیے نئی کہانی کی کتابیں لا کر رکھیں اور ان کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ دن بھر میں لازمی ایک فارغ وقت میں ان کا مطالعہ کریں- اور پھر ان کتابوں کے بارے میں بچوں سے بات چیت کریں مطالعے سے بچوں کے دماغ کی نشوونما میں قابل ذکر اضافہ ہوتا ہے۔

لکھائی بہتر کروائیں

ہوم ورک مکمل ہونے پر بھی اپنے بچے کو خوشخطی کراتے رہیں موسم سرما کا وقفہ ہینڈ رائٹنگ اور الفاظ کی مہارت کی مشق کرنے کا بہترین وقت ہے۔

باغبانی کو شوق بنائیں

سردی کے موسم میں اپنے بچے کو باہر کچھ مزے کرنے دیں۔ آپ کے بچے کو روزانہ کی بنیاد پر مشغول رکھنے کے لئے باغبانی ایک بہترین سر گرمی ہے۔ نیز ، یہ یقینی بنانے کا بہترین طریقہ ہے کہ آپ کے بچے کو کچھ دھوپ ملے، پودوں کو اگائیں جو پھول اور پھل دیتے ہیں۔ کچھ خالی برتن ، مٹی اور بیج لیں اور اپنے بچے کو باغبانی کی بنیادی باتیں سکھائیں۔ ان پودوں کو ایسی جگہ پر رکھیں جہاں انہیں کافی مقدار میں سورج کی روشنی ملے اور آپ کے بچے کو ہر دن انھیں پانی دینے کی یاد دلائیں۔ آپ اپنے بچے کے جوش و خروش کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کیونکہ یہ چھوٹے پودے ہر دن لمبے ہوتے جاتے ہیں۔ اس طرح ، آپ کو اپنے بچے کو پودوں کے بارے میں کچھ سکھانے کو بھی ملے گا۔

بچوں کو متحرک رکھیں

اگر آپ نے سردیوں کی چھٹیوں کی کوئی منصوبہ بندی نہ کی تو یہ وقت آپ کے بچے کو سست کر دے گا۔ اگرچہ یہ خاندان کے ساتھ وقت گزارنے کا ایک آرام دہ طریقہ ہو سکتا ہے، لیکن بہت زیادہ جسمانی غیرفعالیت جسم کے لیے غیر صحت بخش ہے۔اس کا مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھیں اپنے بچوں کو ورزش کھیل، باؤلنگ، یا دیگر صحت مند فٹنس آئیڈیاز موسم سرما کی چھٹیوں میں آزمانے کے لیے تیار کریں۔بچوں کو ورزش سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں، جیسے مضبوط ہڈیوں، پٹھوں اور جوڑوں کو برقرار رکھنا۔ جو بچے ورزش کرتے ہیں وہ اپنی نیند کے معیار اور مقدار کو بھی بہتر بناتے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ موسم سرما کی چھٹیوں کے بعد بچے کلاسز دوبارہ شروع ہونے پر وہ اپنی پڑھائی میں واپس آنے کے لیے تیار ہوں گے۔

ہاتھ سے تیار تحفے بنوائیں

ہاتھ سے بنایا گیا تحفہ خاص معنی رکھتا ہے۔ دست کاری کا سامان جمع کریں جیسے مارکر، گلو، پائپ کلینر، چمک اور قینچی۔ اپنے بچوں کو اضافی سامان کے لیے باورچی خانے میں چھاپہ مارنے دیں۔ میکرونی، مارشمیلو ، اور کینڈی کین سبھی چھٹیوں کے تحائف کے لیے بہترین ہیں۔اپنے بچوں کے ساتھ سردی کی چھٹیاں گزارنے سے متعلق آپ کی کیا منصوبہ بندی ہے ؟

آیئے دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمارے شریکِ زندگی اور ہماری اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور ہمیں وہ تقویٰ عطا کردے کہ ہم نیک لوگوں کے امام بن جائیں اور ہماری نسلیں ہمارے لیے صدقۂ جاریہ ہوں۔ آمین!

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان 25:74)

اپنی قیمتی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

علی حسین

سینئر مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

قائداعظم کے اہم واقعات

ایک مرتبہ سن 1941ء میں قائد اعظم مدراس میں مسلم لیگ کا جلسہ کرکے واپس جارہے تھے کہ راستے میں ایک قصبہ سے گذر ہوا جہاں مسلمانوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا،سب پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگارہے تھے۔ اسی ہجوم میں پھٹی پرانی نیکر پہنے ایک آٹھ سال کا بچہ بھی پاکستان زندہ باد کے نعرے لگارہا تھا،اسے دیکھ کر قائد نے اپنی گاڑی روکنے کو کہا اور لڑکے کو پاس بلا کرپوچھا"تم پاکستان کا مطلب سمجھتے ہو؟"لڑکا گھبراگیا۔قائد نے اس کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے پیار سے پھروہی سوال پوچھا۔لڑکا بولا"پاکستان کا بہتر مطلب آپ جانتے ہیں،ہم تو بس اتنا جانتے ہیں جہاں مسلمانوں کی حکومت وہ پاکستان اور جہاں ہندووں کی حکومت وہ ہندوستان۔"قائد اعظمؒ نے اپنے ساتھ آئے صحافی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "مدراس کا چھوٹا سا لڑکا پاکستان کا مطلب سمجھتا ہے ،،لیکن گاندھی جی نہیں سمجھ سکتے۔

یہ بات صحافی نے نوٹ کرلی اور اگلے روزتمام اخبارات میں یہ خبر شائع ہوگئی۔

وفات سے کچھ عرصے قبل بابائے قوم نے اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کیا ۔ یہ وہ آخری سرکاری تقریب تھی جس میں قائداعظم اپنی علالت کے باوجود شریک ہوئے ، وہ ٹھیک وقت پر تقریب میں تشریف لائے انہوں نے دیکھا کہ شرکاء کی اگلی نشستیں ابھی تک خالی ہیں ، انہوں نے تقریب کے منتظمین کو پروگرام شروع کرنے کا کہا اور یہ حکم بھی دیا کہ خالی نشستیں ہٹا دی جائیں۔ حکم کی تعمیل ہوئی اور بعد کے آنے والے شرکاء کو کھڑے ہو کر تقریب کا حال دیکھنا پڑا۔ان میں کئی دوسرے وزراء اور سرکاری افسر کے ساتھ اس وقت کے وزیراعظم خان لیاقت علی خان بھی شامل تھے ، وہ بے حد شرمندہ تھے کہ ان کی ذراسی غلطی قائد اعظم نے برداشت نہیں کی اور ایسی سزا دی جو کبھی نہ بھولے گئی ۔

قائدِ اعظم کے نام بچوں کے خطوط

یہ خط بیشتر 1942ء سے 1945ء کے درمیان لکھے گئے جب قائد اعظم نے مسلم لیگ کے لیے فنڈ جمع کرنے کی اپیل کی تھی۔ یہ خطوط سات آٹھ، دس بارہ سال کی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھ سے لکھے تھے ۔ یہ اردو اور انگریزی دونوں میں ہیں، مگر زیادہ تر اردو میں اور برصغیر کے مختلف گوشوں سے لکھے گئے ہیں۔

ان بچوں کے جذبات اس وقت بھی قدر کے لائق تھے اور آج بھی۔ ان میں ہمارے آج کے بچوں کے لیے سوچنے اور سمجھنے کے لیے بھی بہت کچھ ہے۔آپ اپنے بچوں کو کسی روز بٹھا کر یہ خطوط سنوائیے!

ہندوستان کے صوبہ مدراس میں کڈپہ کے یتیم خانہ اسلامیہ کے بچوں کا ایک خط جس پر 25 جولائی 1942ء کی تاریخ ہے، ان کے جذبات کی کیا سچی تصویر پیش کرتا ہے۔

ہمارے اچھے قائد اعظم! ہم یتیموں کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر سلامت رکھے۔ قائد اعظم! آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں سے مسلم لیگ کے لیے چندے کی درخواست کی ہے۔ یہ ہم کو اخباروں کے ذریعہ معلوم ہوا۔ ہمارا بھی خیال ہوا کہ ہم بھی آپ کی خدمت میں کچھ چندہ پیش کریں۔ آپ کو یہ معلوم ہے کہ ہم یتیم ہیں اور ہمارے کھانے پینے اور کپڑے وغیرہ کا انتظام یتیم خانے سے ہوتا ہے۔ہمارے ماں باپ نہیں ہیں جو ہم کو روز پیسے دیں پھر بھی ہم نے یہ طے کیا ہے کہ آپ کی خدمت میں ضرور کچھ بھیجیں۔ اس لیے ہم نے ہم کو دھیلہ پیسہ جو کچھ بھی اور جہاں کہیں سے ملا، اس کو جوڑنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ تین روپے دو آنے کی رقم جمع ہو گئی۔ ہم اب اس کو آپ کی خدمت میں روانہ کر رہے ہیں۔ آپ اس کو قبول کیجیے۔ ہم آپ سے اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو زندہ رکھا اور ہم خوب پڑھ کر جوان ہوئے تو مسلم لیگ کی بڑے زور و شور سے خدمت کریں گے اور جب ہم کمانے لگیں گے تو آپ کی درخواست پر بہت سے روپے چندے میں دیں گے۔ آپ ہمارے لیے دعا کیجیے۔اس خط کے ایک ایک لفظ سے جس خلوص اور اپنے قائد سے محبت کا اظہار ہوتا ہے کیا اس کی کوئی قیمت ہے؟

حیدر آباد دکن کی ایک طالبہ شمیم آرا نے قائد اعظم کو پانچ روپے بھیجے اور لکھا کہ" یہ پیسے اس کے جیب خرچ کے ہیں جو اس نے خرچ نہیں کیے"۔

ایک اور طالبعلم قاضی اظہار معین کا مظفر نگر سے خط ہے جس میں لکھا ہے کہ" انھوں نے اور ان کی بہن نے جو چوتھی کلاس میں ہے آٹھ آنے جمع کیے ہیں اور وہ یہ ڈاک کے ٹکٹ کی صورت میں بھیج رہے ہیں"۔

ریاست بہاولپور میں بہاول نگر کے ایک طالبعلم نواب زادہ احمد یار خاں جنباہی نے پانچ روپے کی وہ رقم جو انھیں امتحان میں کامیاب ہونے پر انعام میں ملی تھی قائد اعظم کو بھیج دی۔ اس لڑکے نے اپنے خط میں لکھا۔ "دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو اپنے اور جملہ مسلمانان ہند کے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور ہمارے سروں پر ہمارے قائد اعظم کو تاابد زندہ سلامت رکھے۔"

بمبئی سے محمد علی نے لکھا کہ" وہ ایک بہت غریب طالبعلم ہے۔ وہ صرف دو آنے کے ڈاک کے ٹکٹ ہی بھیج سکتا ہے اور اس فقیر کے یہ دو آنے قبول فرمالیجیے۔" شملہ اسلامیہ کا ایک طالبعلم قائد اعظم کو اپنے خط میں لکھتا ہے۔ "اسلام کا ایک عاجز بیٹا اپنے تین روپے ماہانہ کے خرچ میں سے ایک روپیہ آٹھ آنے کی معمولی رقم عطیے کے طور پر مسلم نیشنل فنڈ کے لیے پیش کرتا ہے۔قبول کر لیجیے۔

یہ سب خط کم عمر طالبعلموں کے ہیں ۔ قائد اعظم کی ہدایت تھی کہ ہر خط سے انھیں مطلع کیا جائے۔ بعض خطوط کا انھوں نے جواب بھی دیا ۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ چندے میں آنے والی رقم کی رسید پر قائد اعظم خود دستخط کرتے تھے۔اس سے مالی معاملات میں ان کی احتیاط کا اندازہ ہوتا ہے۔ رقم بڑی ہو یا چھوٹی سب کا حساب باقاعدہ رکھا جاتا تھا۔

ایک کتاب میں قائد اعظم کا وہ خط بھی شامل ہے جس میں انھوں نے لاہور کے اقبال ہائی اسکول کے پرنسپل کا سو روپے کا چیک ملنے پر شکریہ ادا کیا ہے اور لکھا ہے "یہ درحقیقت مقام شکر ہے کہ نوجوانان مسلم ہند اپنے شاندار جذبے کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور میں ان کی اس مدد اور حوصلہ افزائی کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں جو وہ مجھے اور جس مقصد کے لیے ہم لڑ رہے ہیں کر رہے ہیں"۔

قائد کے نام ایک چھوٹی بچی کا خط معصوم جذبات کا مظہر ہے۔

خط یوں ہے

میرے بہت ہی پیارے قائد اعظم صاحب سلامت باشد!"

آداب عرض،

میری عمر پانچ سال ہے۔ میں ابھی خط نہیں لکھ سکتی۔ جب لکھنے لگی تو سب سے پہلے آپ کو خط لکھوں گی۔ یہ خط اپنی آپا سے لکھوا کر ڈال رہی ہوں۔ میں بہت اچھی لڑکی ہوں۔ شرارتیں نہیں کرتی، کیوں کہ آپا جان فرماتی ہیں کہ شرارتیں کرنے والے کو آپ اپنی جماعت میں داخل نہیں کرتے اور میں آپ سے اقرار کرتی ہوں کہ آیندہ بھی کبھی شرارتیں نہیں کیا کروں گی۔ میں بڑی ہو کر بھی اپنی قوم کی خدمت کیا کروں گی۔ میں بہت اچھی لڑکی ہوں۔ آپ مجھے اپنی جماعت میں داخل کر لیں۔

مجھے تمام نماز تو نہیں آتی لیکن جتنی آتی ہے وہ میں روزانہ پانچوں وقت پڑھ کر دعا کیا کرتی ہوں۔ اللہ میاں آپ کی عمر ایک ہزار سال سے بھی زیادہ کرے۔

آپ کی تابعدار

صدیقہ بشریٰ

کیا پاکستان کے وجود میں آنے میں ان مخلص جذبوں اور معصوم دعاؤں کا کوئی کردار نہیں ہے؟

ہماری آج کی نسل بھی اگر ان ہی "خطوط" پر چل سکے تو واللہ بلند اقبالی مقدر ٹھیرے گی۔

مزمل شاہ

مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

شخصیت سازی کے لیے۔۔۔بچے کی نفسیات کا مطالعہ ناگزیر ھے

بچوں کی نفسیات سے مراد بچوں کی فطرتیں ہیں جو ان میں پیدائشی طور پر پائی جاتی ہیں، یہ فطرتیں قدرت کی عکاس ہوتی ہیں۔جنھیں تبدیل کر نے کے بجائے صحیح سمت دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔کل مولودیولد علی الفطرۃ میں بھی اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ بچے خواہ امیر و غریب ،مسلمان و کافر ، یہود و نصاریٰ، آتشت پر ست یا مجوسی ،جس گھرانے میں بھی پیدا ہوں ان تمام کی فطرت یکساں ہوتی ہے۔ہر ایک میں وحدتِ الٰہ کے ماننے کا عنصر موجزن ہوتا ہے۔

چونکہ بچوں کی تربیت کا مطلب سماجی اور روحانی طور پر ان کی ایسی نشوونماہے جس سے وہ زمانہ میں مؤدب، خود اعتماد، ذہین اور کارآمد ا نسان کی شناخت حاصل کر سکیں ۔بچے کی درست تربیت اسے صحت مند جسم، تیز دماغ اور توانا روح عطا کرتی ہے، جس سے وہ اپنی آنے والی زندگی کو سنوار کر انفرادی و معاشرتی سطح پرایک کارآمد شخص بن کر ابھر سکتا ہے۔ بچوں کی زندگی کے مختلف درجات میں تربیت کے مختلف مراحل ہیں۔یہ تربیت دورانِ حمل سے ہی شروع ہوجاتی ہے اور بلوغت تک چلتی رہتی ہے۔بچوں کی صحیح سمت میں تربیت کے لیے ان کی نفسیات کو سمجھنا نہایت ضروری ہے، اور اس کے لیے بنیادی شرط بچوں سے قربت اور بے پناہ لگاؤ ہے۔آیئے ذیل میں ہم بچوں کی نفسیات کا مطالعہ کر نے کے عوامل کو سمجھتے ہیں۔

مشاہدہ کیجیے

اپنے بچے کی مصروفیات پر نظر رکھیں ۔کھانے ، سونے جاگنے اور کھیلنے کے معاملات سے آگاہ رہیں ۔ سب بچے ایک جیسے نہیں ہوتے ۔ لہٰذا گھر کے ہر بچے کی نفسیات الگ الگ ہوتی ہے جس کی بناء پر ان کی شخصیت بھی الگ ہوتی ہے ۔

بچے کے ساتھ وقت گزاریں

اپنے بچے کے دوست بن جائیں اور حتی الامکان کوشش کیجیے کہ ساری مصروفیات اپنی جگہ لیکن بچے کا وقت آپ پرقرض ہے اس طرح آپ کو پتہ چل سکے گا کہ اس کےدوست کون ہیں ،ان کے گھر کا ماحول کیسا ہے اور کس طرح کا رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔

بچے کو ذمہ دار بنائیں

بچپن ہی سے بچے کو اس کی ذمہ داری کا احساس دلائیں ،بہت بوجھ نہ ڈالیں لیکن دن کا کچھ حصہ اپنے ساتھ کام میں مصروف رکھیں ۔ اس دوران آپ کی بچے سے ہونے والی بات چیت آپ کوبچے کی نفسیات سمجھنے میں مدد دے گی لہذا اس کی بات غور سے سنیں اور بچے سے کچھ کاموں میں مشورہ مانگیں۔

بچے کو پُر اعتماد بنائیں

بچے پر کبھی الزام تراشی نہ کریں ۔ بلکہ اگر کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو معاف کردیں لیکن اس کی غلطی ضرور بتائیں۔ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ اگر چہ کام غلط تھا لیکن آپ اب بھی بچے سے پیار کرتے ہیں ۔ اس طرح بچے کاا عتاد مضبوط ہوگا اور وہ اپنی ہر بات میں آپ کو شریک کرے گا۔

بچے کی پسند نا پسند کا خیال رکھیں

جب آپ بچے کے ساتھ وقت گزاریں گے تو آپ کو اس کے پسندیدہ مضمون ،کھانے ،کپڑے اور پسندیدہ مشاغل کے بارے میں جان سکیں گے۔ اس طرح آپ کو بچے کی نفسیات سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

وعدے کی پاسداری کرنا سکھائیں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے اور وعدہ خلافی نہ کرے تو یہ کام پہلے آپ خود کرکے دکھائیں ۔اگر آپ نے بچے سے کہیں جانے کا وعدہ کیا ہے تو ضرور لے کر جائیں تاکہ بچے کو بھی وعدے کی پابندی کرنا آجائے۔

بچے کو آزادی رائے کا حق دیجیے

کوئی بھی کام ہو آپ اپنی رائے دینے سے پہلے بچے سے اُس کی رائے پوچھیں ۔کچھ کام میں یہ اُصول قائم رکھیں ،بہت سے کام اُس کے اوپر چھوڑ دیں اور بچے کو اپنی پسند سے کرنے دیں تاکہ اُسے اپنی رائے حقوق اور آزادی کا پتہ ہو لیکن نگرانی بھی ضرور کیجیے۔

بچوں کی نفسیات کا مطالعہ ایک صبر آزما کام ہے، لیکن اگر ہم اپنے بچوں کو معاشرے کا ایک کار آمد اور مضبوط شخصیت کا حامل فرد بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کام کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کرنا ہوگا۔ اس یقین کے ساتھ کہ آپ کی محنت اور کوشش ایک دن ضرور رنگ لائے گی۔

مس ناز کاشف

معلمہ کیمپس 48

سقوطِ ڈھاکہ

پھول لے کر گیا آیا روتا ہوا
بات ایسی ہے کہنے کا یارا نہیں
قبر اقبال سے آرہی تھی صدا
یہ چمن مجھ کو آدھا گوارہ نہیں

شہر ماتم تھا اقبال کا مقبرہ
تھے عدم کے مسافر بھی آئے ہوئے
خون میں لت پت کھڑے تھے لیاقت علی
روح قائد بھی سر کو جھکائے ہوئے
کہہ رہے تھے سبھی کیا غضب ہوگیا
یہ تصور تو ہرگز ہمارا نہیں

سرنگوں تھا قبر پہ مینار وطن
کہہ رہا تھا کہ اے تاجدار وطن
آج کے نوجوان کو بھلا کیا خبر
کیسے قائم ہوا یہ حصارِ وطن
جس کی خاطر کٹے قوم کے مرد و زن
ان کی تصویر ہے یہ مینارہ نہیں

کچھ اسیران گلشن تھے حاضر وہاں
کچھ سیاسی مہاشے بھی موجود تھے
چاند تارے کے پرچم میں لپٹے ہوئے
چاند تارے کے لاشے بھی موجود تھے
میرا ہنسنا تو پہلے ہی اک جرم تھا
میرا رونا بھی ان کو گوارہ نہیں

کیا فسانہ کہوں ماضی و حال کا
شیر تھا میں بھی اک ارض بنگال کا
شرق سے غرب تک میری پرواز تھی
ایک شاہین تھا میں ذہن اقبال کا
ایک بازو پہ اڑتا ہوں میں آج کل
دوسرا دشمنوں کو گوارہ نہیں

یوں تو ہونے کو گھر ہے سلامت رہے
کھینچ دی گھر میں دیوار اغیار نے
ایک تھے جو کبھی آج دو ہو گئے
ٹکڑے کر ڈالا دشمن کی تلوار نے
گھر بھی دو ہو گئے در بھی دو ہو گئے
جیسے کوئی بھی رشتہ ہمارا نہیں

کچھ تمہاری نزاکت کی مجبوریاں
کچھ ہماری شرافت کی مجبوریاں
تم نے روکے محبت کے خود راستے
اس طرح ہم میں ہوتی گئیں دوریاں
کھول تو دوں میں راز محبت مگر
تیری رسوائیاں بھی گوارہ نہیں

وہ جو تصویر مجھ کو دکھائی گئی
میرے خون جگر سے بنائی گئی
قوم کی ماؤں بہنوں کی جو آبرو
نقشہ ایشیاء میں سجائی گئی
موڑ دو آبرو یا وہ تصویر دو
ہم کو حصوں میں بٹنا گوارہ نہیں

پھول لے کر گیا آیا روتا ہوا
بات ایسی ہے کہنے کا یارا نہیں
قبر اقبال سے آرہی تھی صدا
یہ چمن مجھ کو آدھا گوارا نہیں

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔

آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write ups at
mcd@usman.edu.pk

usman.edu.pk | usmanpublicschoolsystem | @UsmanSchool